www.novelsclubb.com
آزمائش
ناولز کلب
از قلم عبیرہ صابر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

آزمائش

از قلم

عبیرہ صابر

www.novelsclubb.com

انتساب

میری پیاری والدہ کے نام جنہوں نے ہر

قدم پر میرا ساتھ دیا

www.novelsclubb.com

تم خود کو کمزور کہتی ہو

مگر تم کمزور نہیں

پہاڑوں کو ہلانے کی ہمت ہے تم میں

دنیا کو بدلنے کی طاقت ہے تم میں

تم اگر کرنا چاہو تو

کر سکتی ہو بہت کچھ

بس ضرورت ہے تمہیں

تھوڑی سی ہمت کی

اور یہ ہمت

تمہیں بتائیگی کہ

تم کمزور نہیں

www.novelsclubb.com

رات کی سیاہی آہستہ آہستہ صبح کی جامنی روشنی میں تبدیل ہو رہی تھی۔ سورج کی کرنیں بادلوں میں سے اپنا راستہ بناتی زمین پر پڑ رہی تھیں۔ مساجد سے لوگ نماز پڑھ کر نکلتے ہوئے نظر آرہے تھے تو کچھ وہیں بیٹھے ذکر اذکار میں مصروف تھے۔

وہ بھی اذان کی آواز پر لبیک کہتی سیاہ چادر سے خود کو ڈھانپے نماز ادا کر رہی تھی۔ کمرے میں زرد روشنی کا لیمپ روشن تھا۔ سلام پھیر کر اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ دعا مانگ کر اُس نے چہرے پر ہاتھ پھیرے اور جائے نماز سمیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اُس کا کمرہ نہ زیادہ بڑا تھا نہ زیادہ چھوٹا۔ کمرے کی دیواریں سرمئی رنگ کی تھیں۔ کمرے کے وسط میں ایک سنگل بیڈ بچھا تھا۔ بیڈ کے دائیں طرف لکڑی کی الماری تھی۔ بائیں جانب ایک چھوٹی رائٹنگ ٹیبل اور کرسی رکھی تھی۔ رائٹنگ ٹیبل کے بالکل ساتھ کھڑکی تھی جس پر سرمئی ہی رنگ کے پردے گرے ہوئے تھے۔ ٹیبل پر مختلف کتابیں بکھری ہوئی تھیں۔ اُس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو باہر سورج کی روشنی ہر جانب پھیل چکی تھی۔۔ چادر اُتار کر اُس نے کمرے میں ہی رکھ دی تھی۔ اب وہ سفید لباس میں ملبوس سیاہ دوپٹہ کاندھے پر ڈالے ہوئی تھی۔ بالوں کا میسی جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔ کمرے سے نکل کر کچن کی جانب جاتے ہوئے اُس کا چہرہ واضح ہوا۔ رنگت قدرے صاف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

، معمولی نقوش، سیاہ آنکھیں جن میں ذہانت اور چمک دور سے نظر آتی تھی۔ وہ تئیس، چوبیس سال کی دراز قد دُبلی پتلی لڑکی تھی۔

کچن میں آئی تو زکیہ ناشتہ تقریباً بنا چکی تھیں۔۔

"آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟" کولر سے پانی کا گلاس بھرتے اُس نے اُن کی جانب دیکھا جن کی شوگر کل رات اچانک بہت لو ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہے تم نے دوا دے تو دی تھی۔" ناشتہ ٹرے میں نکال کر انہوں نے کچن کاؤنٹر پر رکھا۔

"یہ عمر کو دے دو۔ پھر جلدی جلدی کا شور مچائے گا۔" اُن کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ناشتے کی ٹرے ہاتھ میں تھامے باہر آئی تو وہ جوتے پہن رہا تھا۔

"کتنی دفعہ کہا ہے عمر ناشتہ کر کے جوتے پہنا کرو۔" ٹرے ٹیبل پر رکھتے وہ قدرے خفگی سے اس سے بولی۔ جو جوتے کے تسمے باندھ کر اب سیدھا کھڑا ہو رہا تھا۔

"آپی ٹائم کی بچت ہو جاتی ہے اس طرح۔"

"آج بڑی آپی آرہی ہیں۔" ہاتھ دھو کر واپس کرسی پر بیٹھتے اُس نے اُسے اطلاع دی وہ جو موبائل چیک کر رہی تھی چونکی۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کس نے کہا؟"

"صبح صبح امی فون پر باتیں کر رہی تھیں تب سنا۔" جلدی جلدی ناشتا کرتے وہ اُسے بتا رہا تھا۔۔۔

اُس نے عمر کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا مگر چہرے سے اُس کے خراب موڈ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔

اپنے فلیٹ کے سامنے پہنچ کر اُس نے چابی نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا مگر اگلے ہی پل دروازہ کھلنے کی آواز سے چونکا ایک منٹ بعد ہی دروازے کے پیچھے سے ایک ہنستا مسکراتا چہرہ نمودار ہوا تو اس نے سرد سی سانس خارج کی۔

"میں نے بالکنی سے تمہیں دیکھ لیا تھا۔۔ تو سوچا پہلے سے ہی دروازہ کھول کر تمہیں انتظار کی زحمت سے بچا لوں۔"

وہ بائیس تئیس برس کا خوش شکل نوجوان تھا۔ رنگ سرخ و سفید۔ دراز قد، ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس وہ مسکراتا ہوا اُس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں اپنے گھر میں سکون نہیں کیا؟"اندر داخل ہو کر اُس نے جیکٹ اُتار کر صوفے پر پھینکی اور لاؤنج کا جائزہ لیا۔لاؤنج کے بیچ میں سرخ رنگ کا کارپیٹ بچھا تھا جس پر شیشے کی ٹیبل رکھی تھی۔ایک جانب تھری سیٹر صوفہ تھا اور دوسری جانب دو سنگل صوفے کچھ فاصلے پر رکھے تھے۔ سوفوں کے دائیں جانب فلور کشنز رکھے تھے۔جن پر سکون سے بیٹھ کر اب عاصم موبائل اٹھا چکا تھا۔

"تمہاری تنہائی کے احساس سے میں یہاں آجاتا ہوں۔؟"اُس کے کہنے پر زایان نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر پھر سر جھٹک کر اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔یہ دو کمروں اور لاؤنج پر مشتمل چھوٹا سا فلیٹ تھا لاؤنج میں ہی اوپن کچن بنا تھا۔بالکل سامنے برابر برابر دو کمرے تھے۔ کمرے اور لاؤنج کی دیواریں سفید رنگ کی تھیں۔ایک کمرے میں بالکل سامنے ڈبل بیڈ بچھا تھا۔ بیڈ کے دائیں طرف ایک رائٹنگ ٹیبل اور چیئر رکھی تھی۔بیڈ کے سامنے بائیں طرف تھری سیٹر صوفہ موجود تھا۔برابر والے کمرے میں جاؤ تو وہاں چند کرسیاں رکھی تھیں اور دیوار میں نصب الماری میں صرف کتابیں موجود تھیں۔یہ زایان کا اسٹڈی روم تھا۔وہ فریش ہو کر باہر آیا تو وہ صوفے پر نیم دراز موبائل میں گم تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کھانا تو بنا لیا ہو گا تم نے عاصم؟" اُس کے پوچھنے پر صوفے پر نیم دراز عاصم نے اُس کی جانب دیکھا۔ جو ٹراؤزر اور شرٹ میں ملبوس گیلے بالوں کو تولیئے سے رگڑ رہا تھا۔ رنگت قدرے صاف، بڑی بھوری آنکھیں، کشادہ پیشانی اور دراز قد۔ وہ بلاشبہ ایک ہینڈسم مرد تھا۔

"مسٹر زایان۔۔ایک اچھا میزبان وہ ہوتا ہے جو مہمانوں کو خود کھانا کھلائے۔۔نہ کہ اُن سے پکوائے۔" موبائل پر نظریں دوڑاتے وہ متبسم لہجے میں بولا۔

"اور ایک اچھا مہمان وہ ہوتا ہے جو تھوڑی دیر کے لئے آئے اور میزبان کو تنگ کیئے بغیر چلے جائے۔" اُس کے جواب پر وہ ہنس پڑا تھا۔

"کھانا کھالو۔۔پھر کام سے چلنا ہے ضروری۔" اب کے وہ سنجیدگی سے بولا تو زایان نے فریج سے پانی کی بوتل نکالتے اُس کی جانب دیکھا۔

"سب خیر تو ہے؟"

"ہاں بس کچھ لوگوں سے ملاقات کرنی ہے۔" عاصم سرسری سے لہجے میں بولا تو اُس نے دوبارہ کرید نامناسب نہ سمجھا۔ ویسے بھی وہ اس ملاقات کا مطلب بخوبی جانتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج تمہارا موڈ کیوں آف ہے؟" زینب نے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس کے چہرے کے زاویے بگڑے ہوئے تھے۔

"امی کی بڑی بیٹی آرہی ہیں آج۔"

"تو کیا ہوا۔ تم بات زیادہ نہ کرنا اُن سے۔" اُس نے آسان سا حل بتایا۔

"بات زیادہ کرنے یا نہ کرنے کی نہیں ہے۔۔۔ مجھے اُن لوگوں کے چہرے دیکھنا بھی زہر لگتا ہے اب۔ امی کی وجہ سے میں کچھ کہہ بھی نہیں پاتی۔۔" اُس کے لہجے میں تلخی تھی۔ وہ یونیورسٹی سے فارغ ہو کر اپنی واحد دوست کے پاس آگئی تھی جو ہاسٹل میں رہائش پذیر تھی۔

"اگر تمہیں اُن لوگوں سے اتنی ہی چڑ ہے تو صاف منع کیوں نہیں کر دیتیں اُنہیں گھر آنے سے؟" زینب کھڑکی سے پردہ ہٹاتے ہوئے بولی۔ پردہ ہٹاتے ہی کمرے میں ٹھنڈک کا احساس ہو۔ دسمبر کے اوائل دن ہونے کے باعث شام ہوتے ہی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہو جاتی تھی۔

"ہاں اُنہیں گھر آنے سے منع کر دوں تاکہ امی مجھے اگلے دن ہی گھر سے نکال دیں۔" اُس کے کہنے پر زینب کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں یہاں پریشان ہوں اور تمہیں ہنسی آرہی ہے۔" زینب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر وہ چڑ سی گئی تھی۔

"ہاں تو تم اس طرح کی شکلیں بناؤ گی تو مجھے ہنسی تو آئے گی نہ۔۔" اُس کے کہنے پر مصفرہ نے سر جھٹکا۔اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ جتنی اُس کے مزاج میں سنجیدگی تھی اتنی ہی غیر سنجیدگی زینب کے مزاج میں تھی۔

"ویسے تمہاری بہن کا کوئی بیٹا بھی ہے نہ؟"

"میری بہن کے پانچ بیٹے ہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔ مطلب۔۔ سوتیلا بیٹا بھی ہے نہ۔۔ جو تم سے بڑا ہے؟" زینب کے اتنے کریدنے پر اُس نے الجھن سے اُس کی جانب دیکھا۔

"ہاں ہے تو۔۔ وہ بھائی کی پہلی بیوی کا بیٹا ہے۔۔ مگر تم کیوں اتنا پوچھ رہی ہو؟"

"ہو سکتا ہے۔۔ تمہاری آپی تمہارا ہاتھ مانگنے آرہی ہوں۔" اُس نے کچھ جوش سے کہا تو مسفرہ کے چہرے پر پہلے حیرت اُبھری، پھر بے یقینی اور اگلے ہی لمحے اُس کا چہرہ مارے غصّے کے سرخ ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا دل کر رہا ہے تمہیں اس کھڑکی سے اٹھا کر باہر پھینک دوں۔"اُس نے دانت پیستے ہوئے کھڑکی کی جانب اشارہ کیا تو زینب تھوڑا سا اُس سے پرے کھسکی۔۔اتنی تو وہ غصّے کی تیز تھی کیا پتا پھینک ہی دے اٹھا کر۔

"تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔"

"ارے ارے یار۔۔میں مذاق کر رہی تھی۔"اُس کو بیگ سمبھال کر اٹھتے دیکھا تو خود بھی بوکھلا کر کھڑی ہوئی۔

"میں تمہاری بکوس پر توجہ دے بھی نہیں رہی۔۔مگر مجھے گھر جا کر کام کرنا ہے۔۔اور امی نے بھی کہا تھا کہ جلدی آنا۔"سنجیدگی سے بولتی وہ دروازے تک آئی۔

"صحیح صحیح۔۔اللہ کی امان میں جاؤ۔"زینب نے کہا تو اُس نے مسکرا کر اُس کی جانب دیکھا اور باہر نکال آئی۔

مسفرہ اور زینب ایک دوسرے کی واحد دوستیں تھیں۔سنجیدہ اور کم گو طبیعت کی وجہ سے مسفرہ کی کسی سے دوستی نہیں تھی۔اُس کے بر عکس زینب بیحد خوش اخلاق اور باتونی لڑکی تھی۔مگر مسفرہ کے علاوہ اُس کی بھی کسی سے دوستی نہیں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نیچے ہاسٹل کی سیڑھیوں سے اترتی مسفرہ اپنے آپ ک آنے والے وقت کے لیے تیار کر رہی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی۔اُس کے بہنوئی کے ہوتے ہوئے ماحول زیادہ دیر تک پر سکون نہیں رہ سکتا تھا۔

اُس نے گاڑی اسکول کے گیٹ کے سامنے روکی۔اُتر کر اندر گراؤنڈ میں گئی تو وہ اُسے دور سے ہی اپنے چند دوستوں کے درمیان کھڑا نظر آیا۔ہاتھ ہلا ہلا کر بات کرتا وہ کچھ پرجوش سا لگ رہا تھا اُس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔اُس کے بات کرنے کے انداز سے اس کے دماغ کے پردوں پر ایک پرانی یاد نے دستک دی۔

"میں باہر جانا چاہتا ہوں۔"

"دیکھو حسام تمہیں جو کرنا ہے اسی ملک میں رہ کر کرو۔اتنی دور بھیجنے کا ہمارا دل نہیں مانتا۔"

"بابا دنیا جاتی ہے باہر۔۔اور پھر صرف چند سالوں کی تو بات ہے"اُس نے اُن کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا باہر جا کر کیا کرو گے۔؟ایسا کیا ہے وہاں جو یہاں نہیں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا یہاں آگے بڑھنے کا کوئی اسکوپ نہیں ہے۔ یہاں انسان چوبیس گھنٹے محنت کر کے اتنا نہیں کما پاتا۔۔ جتنا وہاں بارہ گھنٹے کام کر کے کما لیتا ہے۔" ہاتھ ہلا ہلا کر وہ پر جوش لہجے میں اُنہیں وہاں کے فوائد بتا رہا تھا۔

"آپی۔" قریب سے آواز آئی تو وہ چونک کر حال میں لوٹی۔

عمر اس کے قریب کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ یہاں؟"

"ہاں آج تمہاری وین نہیں آئیگی۔ تو اِسلئے میں آ گئی۔" اندر کے درد کو دباتے وہ مسکرائی اور ہاتھ بڑھا کر اُس کے بال بگاڑے۔

www.novelsclubb.com

"کیا سوچ رہی تھیں آپ؟" وہ دونوں اب باہر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"تمہیں دیکھ رہی تھی میں۔" کار کا دروازہ کھولتے اُس نے مسکرا کر اُس کی بات کا جواب دیا۔

"کیا بتا رہے تھے اتنے جوش سے؟" اگینشن میں چابی گھماتے اُس نے اُس کی جانب دیکھا۔ جو اپنا بیگ پچھلی سیٹ پر رکھ رہا تھا۔

"ہمارے ہاں اگلے ہفتے میں تقریری مقابلہ ہے۔اور آپ کو تو پتہ ہے آپ کا بھائی تقریر میں کتنا اچھا ہے۔"رک کر اُس نے کالر اکڑائے تو اُس کے اس انداز پر مسفرہ مسکرائی۔"تو بس اسی سلسلے میں اپنے دوستوں کو سمجھا رہا تھا۔"

"ہمم۔تو ٹاپک کیا ہے؟"

"وہ تو ابھی سر بتائیں گے۔میں تو بس اُنہیں بتا رہا تھا کہ تقریر کرتے کیسے ہیں۔"اور پھر اگلے پانچ منٹ تک وہ اسے اس مقابلے کے بارے میں بتاتا رہا۔مصباح ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اُس کو سن رہی تھی۔

وہ اپنی تمام باتیں مسفرہ کے ساتھ شیئر کرتا تھا۔اُس کی دوست،اُس کی آپی،اُس کی ٹیچر سب مسفرہ تھی۔وہ بچپن سے اس سے بہت اٹیچ تھا۔رابعہ بیگم اپنے شوہر کی وفات کے بعد زیادہ تر اپنے کمرے میں رہ کر ذکر اذکار میں لگی رہتی تھیں۔

"بڑی آپی تو پہنچ بھی گئی ہو نگی؟"

"شاید."گلی کا موڑ مڑتے اُس نے مختصر جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی پارک کر کے وہ اُتر کر گھر کی جانب بڑھی تو گھر کا کھلا دروازہ اور اندر سے آتی بچوں کی آوازیں سن کر اُس نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔ چہرے پر نرم تاثرات سجائے اور عمر کو دروازہ بند کرنے کا اشارہ کرتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB